

قربانی کا حکم

ذوالجہ کے ایام قربانی میں اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے مخصوص شرائط کے حامل جانوروں کا خون
بہانا شعائرِ اسلام اور عظیم عبادت ہے، جسے قربانی کہا جاتا ہے، یہ سنت ہے۔
سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
من کان لہ سعیہ فلم پنج فلا یقرن مصلانا۔

"جو شخص استطاعت و قدرت کے باوجود قربانی نہیں کرتا، وہ ہماری عبیدگاہوں کے قریب تک
نہ پھٹکے۔" (مسند احمد: ۲/۳۲۱، سنن ابن ماجہ: ۳۱۲۳، واللفاظ لہ، المستدرک للحاکم:
۴/۳۹۰، ۲۳۱، ۲۳۲، وسنده حسن)

اس حدیث کی سند کو امام حاکم نے "صحیح" کہا ہے، حافظ ذہبی نے ان کی موافقت کی ہے۔
اس کا راوی عبد اللہ بن عیاش القتبانی جمیور کے نزدیک "موثق، حسن الحدیث" ہے، حافظ
ذہبی لکھتے ہیں : حدیثہ فی عداد الحسن۔ (سیر اعلام النبلاء: ۷/۳۳۴)

واضح رہے کہ سیدنا ابو بکر صدیق اور سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اس خدشہ کے
پیش نظر قربانی چھوڑنا ثابت ہے کہ کہیں لوگ اس کو واجب نہ سمجھ لیں۔ (السنن الکبری للبیهقی
۹/۲۶۵، وسنده صحیح)

سیدنا ابو مسعود بدرا انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ لکھتے ہیں :

لقد ہممت ان ادعیۃ الصحیہ وانی لمن ایسر کم بہما، مخافۃ ان تیکھب امنا حتم واجب۔

"میں تو قربانی ترک کرنے کا ارادہ کرتا ہوں، اس ڈسے کہ اسے حقیقی اور واجب نہ سمجھ لیا جائے، حالانکہ میں تم سب سے بڑھ کر آسانی سے قربانی کر سکتا ہوں۔" (السنن الکبری للبیہقی: ۲۶۵، وسندہ صحیح)

حافظ ابن حجر نے اس اثر کی سند کو "صحیح" کہا ہے۔

سیدنا عبدالله بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہا (السنن الکبری للبیہقی: ۹، ۲۶۵، وسندہ صحیح) اور سیدنا بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ (المحلی لابن حزم: ۳۵۸، ۷، وسندہ صحیح) کے وجوہ کے قائل نہیں تھے۔

زیاد بن عبد الرحمن کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا عبدالله بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے قربانی کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا، یہ سنت اور کار خیر ہے۔ (صحیح بخاری: ۲، ۸۳۲، تعلیقاً تقلیق التعلیق؛ ۳، ۵، وسندہ صحیح)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اسے موصولاً ذکر کر کے اس کی سند کو "جید" قرار دیا ہے۔

امیر المؤمنین فی الحدیث امام بخاری اور دیگر محدثین عظام کے نزدیک بھی قربانی سنت ہے۔ امام ابوحنیفہ سے باسند صحیح قربانی کو واجب قرار دینا ثابت نہیں ہے، مدعی پر دلیل لازم ہے۔